WWW.PILDAT.ORG

سٹیزنز رپورٹ

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی کارکردگی کا جائزہ

16 مارچ 2012 تا 15 مارچ 2013

سول ملٹری تعلقات | مارچ 2013

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

WWW.PILDAT.ORG

سٹیزنز رپورٹ

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی کارکردگی کا جائزہ

16 مارچ 2012 تا 15 مارچ 2013

سول ملٹری تعلقات | مارچ 2013

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: مارچ 2013

آئی ایس بی این: 978-969-558-335-7

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔ پلڈاٹ

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 111-123-345 (92-51+) فیکس: 226-3078 (92-51+)

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

فہرست

پیش لفظ

خلاصہ

ابتدائیہ 09

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کے ممبران 09

پارلیمانی کمیٹی کے اجلاس 10

2012-2013 کے دوران اجلاس 10

اختتامیہ 13

جدول

جدول 1: پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کے ممبران 09

جدول نمبر 2: پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی کارکردگی 2008-2013 12

ضمیمہ جات

ضمیمہ 1: امریکا، نیٹو، ایساف کے ساتھ تعاون اور عمومی خارجہ پالیسی کے لیے نظر ثانی شدہ گائیڈ لائنز 14

پیش لفظ

پلڈاٹ کی جانب سے اس رپورٹ میں پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی مارچ 2012 سے مارچ 2013 کے دوران کارکردگی کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں نومبر 2008 میں پارلیمانی قرارداد کے نتیجے میں قائم ہونے والی پارلیمانی کمیٹی کے کام کا عوامی سطح پر دستیاب مواد کی بنیاد پر بغور جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اس رپورٹ کی تیاری کا مقصد پاکستان میں دفاع وقومی سلامتی کے امور پر مجموعی پارلیمانی نگرانی کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ رپورٹ پارلیمانی کمیٹی کی گزشتہ 4 سالہ کارکردگی کی رپورٹ کا تسلسل ہے۔

پلڈاٹ کو اس امر کا پوری طرح ادراک ہے کہ ملک میں براہ راست اور بالواسطہ فوجی مداخلتوں کی وجہ سے پارلیمنٹ اور پارلیمانی کمیٹیوں جیسے جمہوری ادارے پوری طرح سے پنپ نہیں سکے۔

عوامی نکتہ نظر سے تیار کردہ اس رپورٹ کا مقصد پارلیمنٹ کی مجموعی کارکردگی میں بہتری میں مدد فراہم کرنا ہے۔ اس رپورٹ کا مقصد پارلیمانی کمیٹیوں کے کام پر تنقید نہیں بلکہ پاکستان کی مخصوص سلامتی کی صورتحال کے تناظر میں پارلیمنٹ کی دفاع اور سلامتی کے شعبے پر نگرانی اور پالیسی سازی کے حوالے سے کارکردگی کا جائزہ پیش کرنا ہے۔

اس رپورٹ کا مقصد آئین پاکستان کی روشنی میں پارلیمنٹ کو دفاع وقومی سلامتی کے شعبے پر پارلیمانی نگرانی دیئے گئے اختیارات کے استعمال کا جائزہ لینا ہے اور پارلیمنٹ اور اس کی کمیٹیوں کو انتظامیہ کے دیگر شعبوں کی طرح دفاع وقومی سلامتی کے شعبے کی نگرانی کے لیے تحقیق پر مبنی، بامقصد اور غیر جانبدارانہ مدد فراہم کرنا ہے۔

اظہار تشکر

یہ رپورٹ پراجیکٹ مینیجر پلڈاٹ خرم ملک اور جوائنٹ ڈائریکٹر پلڈاٹ آسیہ ریاض پر مشتمل ٹیم نے صدر پلڈاٹ احمد بلال محبوب کی سربراہی میں تیار کی ہے۔

اعلان دستبرداری

پلڈاٹ کی ٹیم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس رپورٹ میں شامل اعداد وشمار اور جائزہ درست ہو اگر کوئی غلطی ہوئی تو یہ غیر دانستہ تصور کی جائے۔

اسلام آباد

مارچ 2013

خلاصہ

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے 16 مارچ 2012 سے 15 مارچ 2013 کے دوران کل 21 اجلاس منعقد کیے۔ مجموعی طور پر نومبر 2008 (جب کمیٹی معرض وجود میں آئی) سے مارچ 2013 تک کمیٹی نے کل 84 اجلاس منعقد کیے۔

دفاع وقومی سلامتی پر پارلیمانی نگرانی کو مضبوط کرنے میں 2008 میں پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی "قومی سلامتی کی حکمت عملی کے جائزے اور آزادانہ خارجہ پالیسی کے ذریعے خطے میں امن وسلامتی کی بحالی کے لیے انسداد دہشت گردی کے طریقہ کار پر نظر ثانی"[1] کے لیے تشکیل مثبت سمت میں اہم قدم ہے۔ پارلیمانی کمیٹی کی کارکردگی قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور سینیٹر مشاہد حسین سید کے چیئرمین منتخب ہونے سے قبل سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی سے کہیں بہتر رہی۔

پارلیمانی کمیٹی کی 14 نکاتی سفارشات کی 12 اپریل 2012 کو پارلیمنٹ سے متفقہ منظوری کو پاکستان میں خارجہ پالیسی کی پارلیمانی نگرانی اور ملکیت کا آغاز قرار دیا جارہا ہے جس کا بہت عرصے سے مطالبہ کیا جارہا تھا۔ پاکستان میں روایتی طور پر خارجہ پالیسی پارلیمنٹ اور پارلیمانی کمیٹیوں کے دائرہ کار سے باہر رہی ہے[2]۔ اگرچہ حکومت نے پاک امریکا تعلقات پر نظر ثانی کی پارلیمنٹ کی منظورہ کردہ سفارشات پر مکمل عملدرآمد نہیں کیا لیکن اس پارلیمنٹ کی جانب سے نظر ثانی کے عمل اور سفارشات کی متفقہ منظوری حکومت کی بالغ نظری اور پارلیمنٹ کے ادارے کو اس کا جائز مقام دینے کی نشانی ہے پارلیمنٹ نے حکومتی پالیسیوں پر پارلیمانی نگرانی کی مثالی روایت قائم کی ہے۔

کمیٹی کی زیادہ تر 14 رکنی سفارشات عوامی جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاک امریکا تعلقات کی تشکیل نو سے متعلق ہیں۔ ان میں زور دیا گیا ہے کہ یہ تعلقات کے مخصوص پہلو جیسا کہ افغانستان میں نیٹو سپلائی کو زبانی کے بجائے تحریری معاہدوں کی بنیاد پر ہونے چاہیں یہ پارلیمانی کمیٹی کی سب سے اہم سفارش ہے۔ کمیٹی نے سلالہ میں قائم پاک فوج کی چیک پوسٹ پر حملے پر امریکا سے غیر مشروط معافی کا بھی مطالبہ کیا۔ کمیٹی کی کئی تجاویز میں پارلیمنٹ کو ناجائز طور پر کئی اختیار تفویض کیے گئے ہیں جیسا کہ پاکستان کی ائیربیس یا فضائی حدود کے استعمال کے پارلیمانی منظوری سے مشروط کرنا۔ کمیٹی کی سفارشات کا مکمل متن ضمیمہ الف میں منسلک ہے۔

پارلیمنٹ کی مشترکہ قرارداد کے ذریعے وجود میں آنے والی پارلیمانی کمیٹی نے اپنے مینڈیٹ کو پورا کرنے کے لیے قومی سلامتی پر سفارشات مرتب کرنا شروع کیں لیکن دیگر کئی امور پر غور کرنے کے باوجود پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی اپنی پانچ سالہ مدت میں قومی سلامتی پر جامع پالیسی مرتب نہیں کرسکی۔

اس عرصے میں کمیٹی نے لاپتہ افراد کا اہم معاملہ بھی زیر غور لایا۔ کمیٹی نے کئی ان کیمرہ اجلاس منعقد کیے اور آٹھ ماہ کے غور وخوص کے بعد 8 جنوری 2013ء کو اپنی سفارشات مکمل کیں تاہم اس رپورٹ کے مرتب کرنے تک یہ سفارشات پارلیمنٹ میں پیش نہیں کی جاسکیں[3]۔ میڈیا اطلاعات کے مطابق سینیٹر رضا ربانی نے لاپتہ افراد کی رپورٹ پیش کرنے کی اجازت نہ ملنے پر سینیٹ سے 8 فروری 2013ء کو احتجاجاً واک آؤٹ بھی کیا[4]۔

میڈیا اطلاعات کے مطابق لاپتہ افراد سے متعلق سفارشات میں پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے تجویز کیا کہ کسی ادارے یا ایجنسی کی طرف سے کسی شخص کی حراست آئین کے آرٹیکل 10 کے مطابق ہونی چاہیے اور انٹیلی جنس اداروں کی سرگرمیوں کی لازمی طور پر نگرانی ہونی چاہیے۔ اطلاعات کے مطابق سفارشات

میں ایسے افراد کے خلاف آئین اور قانون کے مطابق سخت کارروائی کی تجویز دی گئی ہے جو کسی کو غیر قانونی طور پر حراست میں رکھے۔ کمیٹی نے حکومت کو تجویز دی کہ فوری طور پر جیل اصلاحات کا اعلان کیا جائے اور زیر تربیت پولیس اہلکاروں کو بنیادی حقوق سے متعلق آگاہ کیا جائے۔ سفارشات میں اطلاعات کے مطابق چیف جسٹس سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کو کہا گیا ہے کہ وہ لاپتہ افراد کے کیسوں کی سماعت کے لیے متعلقہ عدالتوں میں خصوصی بنچ تشکیل دیں۔ پارلیمانی کمیٹی نے فوج، انٹیلی جنس ایجنسیوں اور پولیس کے تربیتی اداروں کو قانون کے مطابق چلانے کی سفارش کی ہے[5]۔

مارچ 2012 میں پلڈاٹ کی رپورٹ میں تجویز کیا گیا تھا کہ اگرچہ یہ تجاویز پارلیمانی کمیٹی کے کام کا نچوڑ ہیں لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ کمیٹی تفصیلی رپورٹ بھی ایوان میں پیش کرے گی جس میں ٹی او آرز، اجلاسوں کی تعداد اور دیگر اہم تفصیلات پیش کی جائیں گی۔ اٹھارویں آئینی ترمیم پر غور کے اختتام پر پارلیمانی کمیٹی برائے آئینی اصلاحات، جس کی سربراہی بھی سینیٹر رضا ربانی کر رہے تھے، نے جو رپورٹ پیش کی وہ ایسی رپورٹس کے لیے عمدہ معیار متعین کرتی ہے[6]۔ پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے تاہم اپنی مدت کے اختتام پر ایسی کوئی رپورٹ قومی اسمبلی میں پیش نہیں کی۔

چونکہ پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی اسپیکر قومی اسمبلی کے نوٹیفکیشن سے قائم ہوئی تھی اس لیے تیرہویں قومی اسمبلی کی مدت کے خاتمے کے بعد پارلیمانی کمیٹی بھی تحلیل ہوگئی ہے۔

پارلیمنٹ اور سیاسی جماعتوں کو دفاع و قومی سلامتی پر جمہوری نگرانی کے حوالے سے سفارشات میں پلڈاٹ نے تجویز دی تھی کہ پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کو پارلیمنٹ کی مستقل کمیٹی قرار دیا جائے[7]۔

تاہم سیاسی اختلافات کی اطلاعات کی بنا پر (سینیٹر میاں رضا ربانی نے حکومتی اتحاد کا حصہ ہونے کے باوجود اپنا جداگانہ تشخص برقرار رکھا اور جب بھی غلطی محسوس کی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا) قومی اسمبلی نے اپنی مدت کے اختتام تک پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کو مستقل کرنے کی قرارداد پاس نہیں کی۔

اگرچہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں دفاع پر قائمہ کمیٹیاں موجود ہیں لیکن قومی سلامتی پر ایک الگ پارلیمانی کمیٹی موثر فورم ثابت ہوئی ہے۔ سینئر ممبران اور پارلیمنٹ میں موجود سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈروں کی موجودگی میں کمیٹی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی پر موثر نگرانی میں اپنا کردار ادا کرنے میں کامیاب ہوئی۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ مئی 2013 کے عام انتخابات کے بعد چودھویں قومی اسمبلی کو مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی تشکیل نو پر غور کرنا چاہیے۔ تشکیل کے بعد کمیٹی کو مخصوص شعبہ میں کام کی ذمہ داری سونپی جانی چاہیے جو کہ موجودہ قائمہ کمیٹیوں کے کام سے متصادم نہ ہو۔

پلڈاٹ پہلے ہی تجویز کر چکا ہے کہ اہم امور پر وسائل اور تجربے کے صحیح استعمال کے لیے سینیٹ اور قومی اسمبلی کی مشترکہ کمیٹیاں قائم کی جانی چاہیں۔ دفاع اور قومی سلامتی پر پارلیمانی کمیٹی کی تشکیل نو اس سلسلے میں پہلا قدم ہوسکتی ہے۔

اگرچہ قومی سلامتی کے کچھ امور پر بحث ان کیمرہ ہی ہونی چاہیے لیکن قومی سلامتی کے تمام امور خفیہ نہیں ہیں۔ پلڈاٹ کی تجویز ہے کہ کمیٹی کو اپنے تمام اجلاس ان کیمرہ کرنے کی پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیے کیونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کمیٹی عوام سے بھی کسی حد تک رابطہ رکھے تا کہ قومی سلامتی کی پالیسیوں میں عوام کی شمولیت ممکن بنائی جاسکے۔ عوامی سماعتیں، عوامی آراء طلب کرنا اور ان سماعتوں کو میڈیا اور عوام کے لیے کھلا رکھنے سے پارلیمانی کمیٹی پر عوام کے اعتماد میں اضافہ ہوگا۔ اس سے پاکستان کے قومی سلامتی کے خدشات اور خارجہ پالیسی پر عوامی اتفاق رائے کی تشکیل میں مدد ملے گی تاہم کمیٹی کے اجلاس ان کیمرہ کی پالیسی پر پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے پانچ سال تک نظر ثانی نہیں کی۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ اگر اگلی قومی اسمبلی سے کمیٹی کی تشکیل نو ہوتی ہے تو تمام اجلاس ان کیمرہ منعقد کرنے کی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے گی۔

ابتدائیہ

اکتوبر2008 میں ملکی سلامتی کی صورتحال کو زیر بحث لانے اور دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خاتمے کے لیے اتفاق رائے سے جامع حکمت عملی تشکیل دینے کے لیے پارلیمنٹ کا مشترکہ سیشن (قومی اسمبلی وسینیٹ) طلب کیا گیا۔سیشن کا اختتام22 اکتوبر2008 کو ایک مشترکہ قرارداد کی منظوری سے ہوا جس میں دیگر شقوں کے علاوہ "قومی سلامتی کی حکمت عملی کے جائزے اور آزادانہ خارجہ پالیسی کے ذریعے خطے میں امن وسلامتی کی بحالی کے لیے انسداد دہشت گردی کے طریقہ کار پر فوری نظر ثانی" کا مطالبہ کیا گیا۔قرادادمیں ایک خصوصی پارلیمانی کمیٹی کے قیام کا بھی مطالبہ کیا گیا جو"اس قرارداد میں دیئے گیے روڈ میپ اوراصولوں پر عمل درآمد کی نگرانی کرے اس کا قاعدگی سے جائزہ لے اور رہنمائی فراہم کرے"۔

اس بنیاد پر پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کو نومبر2008 میں تشکیل دیا گیا۔کمیٹی کی ذمہ داری میں "باقاعدگی سے جائزہ لینا،رہنمائی فراہم کرنا اوراس قرارداد میں دیئے گیے روڈ میپ اوراصولوں پر عمل درآمد کی نگرانی کرنا" شامل ہیں۔

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کو "کسی وزیر، افسر یا کسی شخص کو بلانے،سرکاری ریکارڈ طلب کرنے اورکسی سرکاری ایجنسی سے معلومات یا مدد کے حصول" کے اختیارات دیئے گئے[8]۔

قوانین میں طے کیا گیا کہ کمیٹی کے تمام اجلاس ان کیمرہ ہوں گے اور کمیٹی کی کارروائی کوخفیہ رکھا جائے گا تاوقتیکہ کمیٹی اس کے برعکس فیصلہ کرے۔

اگرچہ کمیٹی کے قواعد کے مطابق لازم ہے کہ کمیٹی حکومت کومخصوص مدت کے بعد تجاویز پیش کرے لیکن کمیٹی نے ان تجاویز کو پیش کرنے کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کی جبکہ قواعد حکومت کو پابند کرتے ہیں کہ وہ ان تجاویز کے حوالے سے کیے گئے اقدامات پر کمیٹی کو ایک ماہ کے اندر آگاہ کرے۔

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کے ممبران

سینیٹر میاں رضا ربانی(سندھ، پی پی پی) 28 مارچ 2012 کو پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی تشکیل نو کے بعد اس کے دوبارہ چیئرمین منتخب ہوئے۔پارٹی کی بنیاد پر کمیٹی کے ممبران کی تفصیل جدول 1 میں دی گئی ہے۔

جدول 1: پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کے ممبران کمیٹی کے اجلاس

پارٹی	ممبران کی تعداد
پی پی پی	03
سینیٹر میاں رضا ربانی سندھ، پی پی پی	
سینیٹر ظہیر این بابر اعوان پنجاب، پی پی پی	
ندیم افضل گوندل، ایم این اے این اے64، سرگودھا۔1، پنجاب، پی پی پی	
پی پی پی۔(س)	01
آفتاب احمد خان شیرپاؤ، ایم این اے این اے- 8، چارسدہ-II، خیبر پختونخواہ، پی پی پی	
پی ایم ایل۔ (ن)	02
سینیٹر اسحاق ڈار پنجاب، پی ایم ایل۔(ن)	
سردار مہتاب احمد خان، ایم این اے این اے17، ایبٹ آباد-I، خیبر پختونخواہ، پی ایم ایل۔(ن)	
پی ایم ایل	01
سینیٹر مشاہد حسین سید پنجاب، پی ایم ایل	
اے این پی	02
اسفندیار ولی خان، ایم این اے این اے -7 ، چارسدہ-II، خیبر پختونخواہ، اے این پی	
سینیٹر افراسیاب خٹک خیبر پختونخواہ، اے این پی	
ایم کیوایم	01
سید حیدر عباس رضوی، ایم این اے این اے، 253، کراچی-xv، سندھ، ایم کیوایم	
بی این پی (عوامی)	01
سینیٹر میر اسراراللہ زہری بلوچستان، بی این پی (عوامی)	
جے یوآئی (ف)	01
مولانا فضل الرحمان، ایم این اے این اے26، بنوں، خیبر پختونخواہ، جے یوآئی (ف)	
این پی	01
سینیٹر میر حاصل بزنجو بلوچستان، این اپی	
آزاد	01
منیر احمد خان اورکزئی، ایم این اے این اے38، قبائلی علاقہ جات iii، فاٹا	
کل	14

پارلیمانی کمیٹی کے اجلاس

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے نومبر 2008 سے مارچ 2013 کے دوران کل 84 اجلاس منعقد کیے جس کی سالانہ اوسط تقریباً 17 بنتی ہے۔

16 مارچ 2012 سے 15 مارچ 2013 کے دوران پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے 21 اجلاس کیے جن میں زیادہ تر مندرجہ ذیل دو امور پر منعقد کیے گئے:

1۔ امریکا، نیٹو اور ایساف کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی کے لیے گائیڈ لائنز اور عمومی خارجہ پالیسی
2۔ لاپتہ افراد کی بازیابی اور داخلی سلامتی بہتر بنانے کے لیے سفارشات

2012-2013 میں اجلاس

مارچ 2012 سے مارچ 2013 کے دوران مندرجہ ذیل اجلاسوں کی تفصیلات میڈیا کے ذریعے سامنے آئیں۔

30 مارچ 2012 سے 10 اپریل 2012: امریکا، نیٹو اور ایساف کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی کے لیے گائیڈ لائنز اور عمومی خارجہ پالیسی

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے امریکا، نیٹو اور ایساف کے ساتھ تعلقات کے لیے گائیڈ لائنز اور عمومی خارجہ پالیسی کی سفارشات پر نظر ثانی کے لیے 30 مارچ سے 10 اپریل 2012 کو تقریباً روزانہ اجلاس منعقد کیا۔

یہ سفارشات پہلے 20 مارچ 2012 کو پارلیمنٹ کے مشترکہ سیشن میں پیش کی گئیں[9] لیکن اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے اعتراضات کے بعد یہ سفارشات نظر ثانی کے لیے دوبارہ پارلیمانی کمیٹی کو بھجوادی گئیں۔ نظر ثانی کے عمل میں تاخیر ہوئی کیونکہ اپوزیشن جماعتوں جمیعت العلماء اسلام فضل الرحمان ور مسلم لیگ ن نے پارلیمانی کمیٹی کے اجلاسوں کا بائیکاٹ کردیا۔ مسلم لیگ ن نے پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے پر احتجاجاً کمیٹی کے اجلاس کا بائیکاٹ کردیا[10] جبکہ جے یو آئی ایف نے نیٹو سپلائی کی بحالی کی مخالفت کی اور ایسے کسی عمل میں شرکت سے انکار کردیا[11]۔

تاہم کمیٹی نے سفارشات کو حتمی شکل دے کر 12 اپریل 2012 کو پارلیمنٹ میں پیش کردیں پارلیمنٹ نے اسی دن سفارشات کی منظوری دے دی[12]۔ پارلیمنٹ کی منظور شدہ سفارشات ضمیمہ الف میں منسلک ہیں۔

7 مئی، 2012: ڈرون حملوں پر اجلاس

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے 7 مئی، 2012 کو فاٹا میں ڈرون حملوں سے متعلق امریکی سیکریٹری دفاع لیون پنیٹا کے بیان کا جائزہ لیا۔ اجلاس کے بعد چیئرمین کمیٹی سینیٹر رضا ربانی نے کہا کہ امریکی سیکریٹری دفاع کا ڈرون حملوں سے متعلق بیان مناسب نہیں ہے۔

سینیٹر رضا ربانی نے کہا کہ ملکی خودمختاری پر کسی صورت سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ڈرون حملے نہ صرف پاکستان کی خودمختاری کے خلاف ہیں بلکہ یہ بین الاقوامی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے[13]۔

یکم مئی 2012 کو امریکی سیکریٹری دفاع لیون پنیٹا نے ایک ٹی وی انٹرویو میں ڈرون حملوں پر پاکستان کے اس احتجاج کو مسترد کردیا کہ یہ پاکستان کی خودمختاری کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈرون حملے جاری رہیں گے[14]۔

وزیر خارجہ حنا ربانی کھر نے پارلیمانی کمیٹی کو امریکا سے ساتھ جاری مذاکرات سے آگاہ کیا اور کہا کہ پاکستان پارلیمانی سفارشات کی روشنی میں امریکی حکام سے مذاکرات کررہا ہے۔

17 مئی 2012 سے 8 جنوری 2013: لاپتہ افراد پر سفارشات کے لیے اجلاس

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے لاپتہ افراد کی بازیابی اور داخلی سلامتی پر 17 مئی 2012 کو سفارشات مرتب کرنا شروع کیں[15]۔

کمیٹی نے متعدد اجلاس منعقد کیے اور سفارشات کو حتمی شکل دینے میں تقریباً آٹھ ماہ لگائے۔ کمیٹی نے 8 جنوری 2013 کو لاپتہ افراد کی بحالی اور داخلی سلامتی پر 15 سفارشات کو حتمی شکل دی۔

اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سینیٹر رضا ربانی نے کہا کہ پارلیمانی کمیٹی کی 15 سفارشات سینیٹ اور قومی اسمبلی میں پیش کی جائیں گی انہوں نے کہا کہ حکومت کو لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے ان سفارشات پر عملدرآمد کرنا چاہیے۔ لاپتہ افراد سے متعلق سفارشات میں پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے تجویز کیا کہ کسی ادارے یا ایجنسی کی طرف سے کسی شخص کی حراست آئین کے آرٹیکل 10 کے مطابق ہونی چاہیے اور انٹیلی جنس اداروں کی سرگرمیوں کی لازمی طور پر نگرانی ہونی چاہیے[16]۔

سفارشات میں چیف جسٹس سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کو کہا گیا ہے کہ وہ لاپتہ افراد کے کیسوں کی سماعت کے لیے متعلقہ عدالتوں میں خصوصی بنچ تشکیل دیں۔ اطلاعات کے مطابق سفارشات میں ایسے افراد کے خلاف آئین اور قانون کے مطابق سخت کارروائی کی تجویز دی گئی ہے جو کسی کو غیر قانونی طور پر حراست میں رکھے۔ کمیٹی نے سفارش کی حکومت کو گرفتار ہونے والوں کے نام کمپیوٹرائز رجسٹر میں 24 گھنٹے کے اندر درج کرنے چاہیں اور گرفتار افراد کو 24 گھنٹے کے اندر ان پر لگائی جانے والی شقوں سے متعلق آگاہ کیا جائے۔

پارلیمانی کمیٹی نے فوج، انٹیلی جنس ایجنسیوں اور پولیس کے تربیتی اداروں کو قانون کے مطابق چلانے کی سفارش کی ہے۔ اطلاعات کے مطابق کمیٹی نے حکومت کو تجویز دی کہ فوری طور پر جیل اصلاحات کا اعلان کیا جائے اور زیر تربیت پولیس اہلکاروں کو بنیادی حقوق سے متعلق آگاہ کیا جائے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی کہ ان اہلکاروں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے جو لاپتہ افراد کو دیئے گئے وقت کے اندر عدالت میں پیش کر دیں[17]۔

تاہم کمیٹی کی سفارشات تیرہویں قومی اسمبلی میں 16 مارچ 2013 کو اس کے تحلیل ہونے تک نہیں پیش کی جا سکیں۔ کمیٹی کی سفارشات مارچ 2013 کے آخر تک سینیٹ میں بھی پیش نہیں ہو سکیں۔

13 ستمبر 2012: اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ کی آمد کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس

13 ستمبر 2012 کو پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے اجلاس میں اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ برائے انفورسڈ ڈس اپیرنس (WGEID) کی پاکستان آمد پر تشویش کا اظہار کیا۔

اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے چیئرمین پارلیمانی کمیٹی سینیٹر رضا ربانی نے کہا کہ کمیٹی نے اس ضمن میں خارجہ اور داخلہ امور کے وزراء کو طلب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کو اقوام متحدہ کے مشن کی آمد کے مقصد اور ان کو بھیجے گئے دعوت نامے سے متعلق آگاہ کیا گیا[18]۔

13 مارچ 2013: کراچی ائرپورٹ پر امریکی فوج کی جانب سے کسٹم سہولت کی تعمیر پر اجلاس

پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کا آخری اجلاس 13 مارچ 2013 کو منعقد ہوا جس میں کراچی ائرپورٹ پر امریکی فوج کی جانب سے کسٹم سہولت کی تعمیر کی اطلاعات کا جائزہ لیا گیا۔ تاہم وزیر خزانہ سینیٹر سلیم مانڈوی والا کی عدم دستیابی کے باعث اس معاملے کو سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کو بھجوا دیا گیا۔

پارلیمانی کمیٹی نے اس معاملے پر سینیٹ میں دو روز قبل ہونے والی بحث کے بعد ان کیمرہ اجلاس طلب کیا۔ سینیٹر رضا ربانی نے اطلاعات کے مطابق سینیٹ میں اس معاملے پر وزیر خزانہ اور وزیر قانون کی جانب سے توجہ دلاؤ نوٹس پر تسلی بخش جواب نہ ملنے پر اس معاملے کو پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی میں اٹھایا۔ میڈیا اطلاعات کے مطابق امریکی فوج کے انجینئرنگ کور کو انسداد منشیات آپریشنز کے لیے جناح ائرپورٹ کراچی پر ٹیکنیکل کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر کی تعمیر کی اجازت دی گئی[19]۔

جدول نمبر2: پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی کارکردگی:2008-2013

1	کل اجلاس	84
2	زیر بحث امور	1۔نیٹو فضائی حملہ 2۔میمو سکینڈل 3۔پاک امریکا تعلقات 4۔جناح انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ پیش ہونا 5۔قومی سلامتی سے متعلق قوانین پر تجاویز 6۔انسداد دہشت گردی (ترمیمی) بل پر بحث، سینیٹ میں پیش، سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے پاس موجود 7۔قومی کاونٹر ٹیررازم اتھارٹی کے مجوزہ بل پر بحث 8۔ملک میں سلامتی کی صورتحال پر بحث 9۔بے گھر افراد (آئی ڈی پیز) 10۔پاک بھارت مذاکرات 11۔دہشت گردی کے خلاف جنگ کے باعث پیدا ہونے والی صورتحال 12۔اہم اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ تبادلہ خیال کے بعد تجاویز کی تیاری 13۔شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کے حوالے سے مبینہ امریکی دباؤ 14۔ملک کی مجموعی صورتحال پر بحث (کسی خصوصی ایجنڈے کے بغیر) 15۔ڈرون حملے 16۔اقوام متحدہ کے مشن برائے زبردستی گمشدگی کا دورہ 17۔لاپتہ افراد اور داخلی سلامتی 18۔کراچی ائیرپورٹ پر امریکی فوج کی جانب سے کسٹم سہولت کی تعمیر
3	تجاویز	1۔پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی تجاویز 2۔پاک بھارت تعلقات پر تجاویز 3۔افغانستان پر لندن کانفرنس کے حوالے سے تجاویز 4۔امریکا، نیٹو، ایساف کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی کے لیے رہنمائی 5۔لاپتہ افراد کی بازیابی اور داخلی سلامتی پر سفارشات

اختتامیہ

پاکستان میں قائم ہونے والی اپنی نوعیت کے پہلی پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے پاکستان میں دفاع اور قومی سلامتی پر پارلیمانی نگرانی کے نئے اور مثبت رجحانات قائم کیے ہیں۔

دفاع و قومی سلامتی پر پارلیمانی نگرانی کو مضبوط کرنے میں 2008 میں پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی " قومی سلامتی کی حکمت عملی کے جائزے اور آزادانہ خارجہ پالیسی کے ذریعے خطے میں امن وسلامتی کی بحالی کے لیے انسداد دہشت گردی کے طریقہ کار پر نظر ثانی "[20] کے لیے تشکیل مثبت سمت میں اہم قدم ہے۔ پارلیمانی کمیٹی کی کارکردگی قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور سینیٹر مشاہد حسین سید کے چیئرمین منتخب ہونے سے قبل سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی سے کہیں بہتر رہی۔

پارلیمنٹ کی مشترکہ قرارداد کے ذریعے وجود میں آنے والی پارلیمانی کمیٹی نے اپنے مینڈیٹ کو پورا کرنے کے لیے قومی سلامتی پر سفارشات مرتب کرنا شروع کیں لیکن دیگر کئی امور پر غور کرنے کے باوجود پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی اپنی پانچ سالہ مدت میں قومی سلامتی پر جامع پالیسی مرتب نہیں کرسکی۔

پارلیمانی کمیٹی کی 14 نکاتی سفارشات کی 12 اپریل 2012 کو پارلیمنٹ سے متفقہ منظوری کو پاکستان میں خارجہ پالیسی کی پارلیمانی نگرانی اور ملکیت کا آغاز قرار دیا جارہا ہے جس کا بہت عرصے سے مطالبہ کیا جارہا تھا۔ پاکستان میں روایتی طور پر خارجہ پالیسی پارلیمنٹ اور پارلیمانی کمیٹیوں کے دائرہ کار سے باہر رہی ہے[21]۔ اگرچہ حکومت نے پاک امریکا تعلقات پر نظر ثانی کی پارلیمنٹ کی منظورہ کردہ سفارشات پر مکمل عملدرآمد نہیں کیا لیکن اس پارلیمنٹ کی جانب سے نظر ثانی کے عمل اور سفارشات کی متفقہ منظوری حکومت کی بالغ نظری اور پارلیمنٹ کے ادارے کو اس کا جائز مقام دینے کی نشانی ہے پارلیمنٹ نے حکومتی پالیسیوں پر پارلیمانی نگرانی کی مثالی روایت قائم کی ہے۔

مارچ 2012 میں پلڈاٹ کی رپورٹ میں تجویز کیا گیا تھا کہ اگرچہ یہ تجاویز پارلیمانی کمیٹی کے کام کا نچوڑ ہیں لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ کمیٹی تفصیلی رپورٹ بھی ایوان میں پیش کرے گی جس میں ٹی او آرز، اجلاسوں کی تعداد اور دیگر اہم تفصیلات پیش کی جائیں گی۔ اٹھارویں آئینی ترمیم پر غور کے اختتام پر پارلیمانی کمیٹی برائے آئینی اصلاحات، جس کی سربراہی بھی سینیٹر رضا ربانی کر رہے تھے، نے جو رپورٹ پیش کی وہ ایسی رپورٹس کے لیے عمدہ معیار متعین کرتی ہے[22]۔ پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی نے تاہم اپنی مدت کے اختتام پر ایسی کوئی رپورٹ قومی اسمبلی میں پیش نہیں کی۔

اپنی مدت کے اختتام پر پارلیمانی کمیٹی کو ایک مایوس کن صورتحال کا سامنا کرنا پڑا جب کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر رضا ربانی کی کوششوں کے باوجود پارلیمانی کمیٹی کی لاپتہ افراد سے متعلق سفارشات قومی اسمبلی کی مدت پوری ہونے تک اس میں پیش نہیں کی جاسکیں اور مارچ 2013 کے اختتام تک کمیٹی کی سفارشات سینیٹ میں بھی پیش نہیں کی جاسکیں۔

چونکہ پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی اسپیکر قومی اسمبلی کے نوٹیفکیشن سے قائم ہوئی تھی اس لیے تیرہویں قومی اسمبلی کی مدت کے خاتمے کے بعد پارلیمانی کمیٹی بھی تحلیل ہوگئی ہے۔

پارلیمنٹ اور سیاسی جماعتوں کو دفاع و قومی سلامتی پر جمہوری نگرانی کے حوالے سے سفارشات میں پلڈاٹ نے تجویز دی تھی کہ پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کو پارلیمنٹ کی مستقل کمیٹی قرار دیا جائے[23]۔

تاہم سیاسی اختلافات کی اطلاعات کی بنا پر قومی اسمبلی نے اپنی مدت کے اختتام تک پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کو مستقل کرنے کی قرارداد منظور نہیں کی۔

اگرچہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں دفاع پر قائمہ کمیٹیاں موجود ہیں لیکن قومی سلامتی پر ایک الگ پارلیمانی کمیٹی موثر فورم ثابت ہوئی ہے۔ سینئر ممبران اور پارلیمنٹ میں موجود سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈروں کی موجودگی میں کمیٹی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی پر موثر نگرانی میں اپنا کردار ادا کرنے میں کامیاب ہوئی۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ مئی 2013 کے عام انتخابات

ضمیمہ الف

امریکا، نیٹو، ایساف کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی اور عمومی خارجہ پالیسی کے لیے رہنمائی

(پارلیمنٹ کی جانب سے 12 اپریل 2012 کو منظور کردہ)[24]

1۔ پاکستان کی خودمختاری پر سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ دعوے اور حقیقت کے درمیان فرق کو موثر اقدامات کے ذریعے ختم کرنا ہوگا۔ امریکا کے ساتھ تعلقات ایک دوسرے کی خودمختاری، آزادی اور علاقائی سالمیت کے دوطرفہ احترام پر مبنی ہونی چاہیں۔

2۔ حکومت کا اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ آزادانہ خارجہ پالیسی آئین کے آرٹیکل 40، اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق ہو۔ امریکا کی پاکستان میں موجودگی پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اس کا مطلب ہے

i۔ پاکستان کی سرحدوں کے اندر ڈرون حملوں کو روکنا،

ii۔ پاکستان کے اندر تعاقب نہیں ہونا چاہے اور

iii۔ پاکستانی سرزمین بشمول فضائی حدود کو افغانستان میں اسلحہ اور گولہ بارود لے جانے کے لیے استعمال نہیں کی جائے گی۔

3۔ پاکستانی نیوکلیئر پروگرام اور اثاثوں کے تحفظ اور سلامتی پر سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ امریکا بھارت کے سول نیوکلیئر معاہدے نے خطے میں سٹریٹجک توازن خراب کر دیا ہے اس لیے پاکستان امریکا اور دیگر سے ایسے ہی معاہدے یا سہولت کا مطالبہ کرے۔ پاکستان کی بھارت کے مقابل سٹریٹجک پوزیشن پر کسی صورت سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہیے اور اس معاملے پر مذاکرات میں اس اصول کو مدنظر رکھا جائے۔

4۔ پاکستان اپنے قومی مفاد میں دہشت گردی اور عسکریت پسندی کے خاتمے کے لیے پرعزم ہے۔

5۔ نیٹو/ ایساف کا قابل مذمت اور بلا اشتعال حملہ، جس سے 24 پاکستان فوجی شہید ہوئے، بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی اور پاکستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ حکومت کو مندرجہ ذیل اقدامات کے علاوہ امریکا سے مہمند ایجنسی میں 25 اور 26 نومبر 2011 بلا اشتعال اقدام پر غیرمشروط معافی کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

i۔ مہمند ایجنسی پر حملے میں ملوث افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔

ii۔ پاکستان کو یہ یقین دہانی کرائی جانی چاہیے کہ ایسے حملے یا پاکستان کی سالمیت کے خلاف کوئی اقدام نہیں دہرائے جائیں گے۔

iii۔ وزارت دفاع/ پی اے ایف اور نیٹو/ ایساف/ امریکا سرحد سے ملحق علاقوں پر ہوابازی کے نئے قوانین مرتب کریں۔

6۔ قومی سلامتی پر حکومت، اس کی وزارتیں، ڈویژن، ڈیپارٹمنٹس، منسلک ڈیپارٹمنٹ، خودمختار ادارے اور دیگر ادارے کسی غیرملکی حکومت یا اتھارٹی کے ساتھ کوئی زبانی معاہدہ نہیں کریں گے۔ اگر ایسے کوئی معاہدے یا مفاہمت ہے تو اس کے بعد وہ ختم تصور ہوں۔

7۔ پاکستان کے اندر کوئی کھلا یا مخفی آپریشن برداشت نہیں کیا جائے گا۔

8۔ قومی سلامتی سے متعلق کسی معاہدے یا مفاہمت کی یادداشت پر بات چیت کے لیے مندرجہ ذیل طریقہ کار کو اپنانا چاہیے۔

i۔ تمام معاہدے/ مفاہمت کی یادداشتوں کو، بشمول فوجی تعاون اور لاجسٹک کے، وزارت خارجہ، متعلقہ وزارتوں اور منسلک اداروں اور تنظیموں کو جائزے کے لیے بھیجا جائے گا۔

ii۔ تمام معاہدے/ مفاہمت کی یادداشتوں کو وزارت قانون، انصاف و پارلیمانی سے توثیق کے لیے بجھوایا جائے گا۔

iii۔ تمام معاہدے/ مفاہمت کی یاداشتیں پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کو بجھوائی جائیں گے۔ کمیٹی اس کی توثیق کرے گی اور اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت کر کے سفارشات دے گی اور وفاقی حکومت کے قواعد کے مطابق وفاقی کابینہ کو منظوری کے لیے بھیجے گی۔

iv۔ معاہدے/ مفاہمت کی یادداشت کے حوالے سے متعلقہ وزیر دونوں ایوانوں میں پالیسی بیان دیں گے۔

9۔ پاکستان میں کوئی نجی کنٹریکٹر یا غیرملکی انٹیلی جنس اہلکار کو موجودگی کی اجازت نہیں ہوگی۔

10۔ پاکستانی سرزمین کسی غیرملکی بیس کے قیام کے لیے فراہم نہیں کی جائے گی۔

11۔ ۔عالمی برادری کو پاکستان کے بڑے پیمانے پر انسانی اور معاشی نقصانات اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں تکلیفات کا احساس کرنا چاہیے۔کم ازکم امریکا اور نیٹو ممالک میں پاکستانی برآمدات کو زیادہ رسائی مہیا کی جانی چاہیے۔

12۔ دل ودماغ جیتنے کی جنگ میں مذاکرات اور مفاہمت کے عمل کو اپنانا چاہیے۔ایسے عمل میں مقامی روایات،قدروں اور مذہبی عقائد کا احترام کیا جانا چاہیے۔

i۔ افغانستان کے مسئلے کا کوئی فوجی حل نہیں اور افغانوں کی قیادت اور ملکیت میں حقیقی قومی مفاہمت کے فروغ کے لیے اقدامات کیے جانے چاہیں۔

ii۔ پاک افغان سرحد پر سیکورٹی بڑھانے اور جرائم پیشہ عناصر،منشیات اور ہتھیاروں کی روک تھام کے لیے اضافی اقدامات جیسے الیکٹرانک نگرانی کو بڑھایا جائے اور مقامی روایات اور اقدار کے تحت مشترکہ مقامی جرگوں کے عمل کو فروغ دینا چاہیے۔

13۔ پاکستانی سرزمین کو کسی دوسرے ملک پر حملے کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے اور اگر کوئی غیرملکی جنگجو موجود ہو تو اسے اپنی سرزمین سے نکال دیا جائے۔اسی طرح پاکستان بھی توقع رکھتا ہے کہ کسی اور ملک کی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہیں ہونے دی جائے گی۔

14۔ حکومت کو پاکستان کے عوام کی خواہشات کے مطابق موجودہ خارجہ پالیسی پر نظرثانی کرنی چاہیے۔اس کو اپنے روایتی اتحادیوں سے روابط برقرار رکھنے کے ساتھ معاشی،فوجی اور سیاسی تعاون کے لیے نئے تعلقات قائم کرنے چاہیں۔اس ضمن میں مندرجہ ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

i)۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کو خطے میں پرامن ماحول کے قیام پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے تاکہ معاشی وسماجی ترقی کے مقاصد حاصل ہوسکیں۔

ii۔ بھارت کے ساتھ باہمی احترام اور دوطرفہ مفادات کی بنیاد پر بامقصد اور نتیجہ خیز مذاکرات جاری رہنے چاہیں جس میں مسئلہ کشمیر کے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کے لیے کوششیں بھی شامل ہیں۔

iii۔ ہمسائیوں کے ساتھ قریبی تعاون کے فروغ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

iv۔ چین کے ساتھ سٹریٹیجک پارٹنرشپ کو مزید مضبوط بنایا جائے۔

v۔ یورپی یونین کے ساتھ تعلقات مضبوط بنائے جائیں اور ہراسے ہرشعبے میں بڑھایا جائے۔

vi۔ روس کے ساتھ تعلقات کو مزید مستحکم کیا جائے۔

vii۔ افغانستان میں امن واستحکام کے لیے پاکستان کی حمایت ہماری خارجہ پالیسی کا اہم حصہ ہونا چاہیے۔

viii۔ اسلامی دنیا کے ساتھ پاکستان کے خصوصی تعلقات کو مزید مضبوط بنایا جائے۔

ix۔ شنگھائی تعاون تنظیم میں پاکستان کی مکمل ممبرشپ کے لیے کوششیں تیز کی جائیں۔

x۔ خطے میں پاکستان کے باہمی تعلقات اور آسیان کے ساتھ پارٹنرشپ کو بڑھایا اور مضبوط کیا جائے۔پاکستان کو ایران اور ترکمانستان کے ساتھ گیس پائپ لائن کے منصوبے پر فعال طریقے سے کام کرنا چاہیے۔

ریفرنس

1. Joint Resolution of the Parliament, October 22, 2008
2. For details, please see The Process of Foreign Policy Formulation in Pakistan, PILDAT Briefing Paper, authored by Ambassador (Retd.) Javid Husain. April 2004: http://www.pildat.org/Publications/publication/FP/TheProcessofForeignPolicyFormulationinPakistan.pdf
3. While the 13th National Assembly of Pakistan stood dissolved on March 16, 2013, the recommendations of PCNS had not been tabled in the Senate of Pakistan till the end of March 2013.
4. Rabbani protests delay in missing persons report, February 08, 2013, http://www.thenews.com.pk/article-87201-Rabbani-protests-delay-in-missing-persons-report
5. PCNS issues 15 recommendations on 'missing' persons' issue, Dawn, January 08, 2013, http://dawn.com/2013/01/08/pcns-issues-15-recommendations-on-missing-persons-issue/
6. PILDAT Citizens Report on Performance of Parliamentary Committee on National Security, March 2012, http://www.pildat.org/Publications/publication/CMR/PerformanceoftheParliamentaryCommitteeonNationalSecurity_Report_March2012.pdf
7. PILDAT Recommendations that were shared with the Government, Parliament, Leadership and Manifesto committees of major political parties in September 2012 can be accessed at: http://www.pildat.org/publications/publication/CMR/PILDATRecommendationsonImprovingCMRSeptember2012.pdf
8. For details please see Citizens Performance Report: Performance of the Parliamentary Committees on Defence and National Security, March 15, 2008 – March 15, 2012, PILDAT, (May 2011): http://www.pildat.org/Publications/publication/CMR/Report-PerformanceoftheParliamentaryCommitteesofDefenceandNationalSecurityMar08toMar11.pdf
9. Pakistan seeks apology on Nato attack, The News, March 20, 2012: http://www.thenews.com.pk/article-40715-Pakistan-seeks-apology-on-Nato-attack
10. PML-N to boycott PCNS meeting, Dawn, April 02, 2012: http://dawn.com/2012/04/02/fuel-price-hike-pml-n-to-boycott-pcns-meeting/
11. JUI-F to continue PCNS boycott, April 09, 2012: http://www.thenews.com.pk/article-43602-JUI-F-to-continue-PCNS-boycott
12. Parliament approves PCNS recommendations, The News, April 12, 2012: http://www.thenews.com.pk/article-44122-Parliament-approves-PCNS-recommendations
13. US drone attacks violate international laws: Raza Rabbani, May 07, 2012, http://dawn.com/2012/05/07/us-drone-attacks-violation-of-international-laws-raza-rabbani/
14. Drone strikes will continue: Panetta, Dawn, May 07, 2012, http://dawn.com/2012/05/07/drone-strikes-will-continue-panetta/
15. PCNS starts framing recommendations on missing persons, internal security , Business Recorder, May 17, 2012, http://www.brecorder.com/top-news/1-front-top-news/57877-pcns-starts-framing-recommendations-on-missing-persons-internal-security-.html
16. PCNS issues 15 recommendations on 'missing' persons' issue, Dawn, January 08, 2013, http://dawn.com/2013/01/08/pcns-issues-15-recommendations-on-missing-persons-issue/
17. Ibid
18. PCNS concerned over UN mission's arrival, The News, September 13, 2012, http://www.thenews.com.pk/article-67543-PCNS-concerned-over-UN-missions-arrival
19. US army facility at Karachi airport: PCNS refers issue to Senate committee, The News, March 13, 2013, http://dawn.com/2013/03/14/us-army-facility-at-karachi-airport-pcns-refers-issue-to-senate-committee/comment-page-1/
20. Joint Resolution of the Parliament, October 22, 2008
21. For details, please see The Process of Foreign Policy Formulation in Pakistan, PILDAT Briefing Paper, authored by Ambassador (Retd.) Javid Husain. April 2004: http://www.pildat.org/Publications/publication/FP/TheProcessofForeignPolicyFormulationinPakistan.pdf
22. PILDAT Citizens Report on Performance of Parliamentary Committee on National Security, March 2012, http://www.pildat.org/Publications/publication/CMR/PerformanceoftheParliamentaryCommitteeonNationalSecurity_Report_March2012.pdf
23. PILDAT Recommendations that were shared with the Government, Parliament, Leadership and Manifesto committees of major political parties in September 2012 can be accessed at: http://www.pildat.org/publications/publication/CMR/PILDATRecommendationsonImprovingCMRSeptember2012.pdf
24. Guidelines for Revised Terms of Engagement with USA/NATO/ISAF and General Foreign Policy, April 12, 2012http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1334243269_639.pdf

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 45-اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور
ٹیلیفون: 111-123-345 (+92-51) فیکس: 226-3078 (+92-51)
E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org